Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 03, Issue 01, Jan-Mar 2025

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

امام حسن بصری کا صحابہ کرام سے سماع اور عدم سماع؛علامہ البانی اور حافظ زبیر علی زئی کے موقف کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of the stance of Allama Albani and Hafiz Zubair Ali Zai on the position of Imam Hasan Al-Basri concerning hearing and unhearing from the companion of the Holy Prophet(PBUH)

ABSTRACT

This study explores the position of Imam Hasan Al-Basri regarding his hearing from the Companions of the Prophet (Sahabah) and the scholarly perspectives surrounding it. Specifically, it examines the views of prominent scholars, including Allama Al-Albani and Hafiz Zubair Ali Zai, on whether Imam Hasan Al-Basri directly received knowledge and narrations from the Sahabah. The research evaluates these positions in light of historical evidence, theological discussions, and the criteria of Hadith transmission. By analyzing the differing opinions, the study aims to provide a comprehensive understanding of Imam Hasan al-Basri's relationship with the Sahabah in terms of the authenticity and reliability of his narrations. The study also addresses the broader implications of these scholarly views on the transmission of Islamic knowledge and the role of early scholars in preserving the teachings of the Prophet Muhammad (PBUH).

Keywords: *Imam Hasan al-Basri ,Companions of the Prophet (Sahabah) ,Simaa' (Hearing) ,Sheikh Al-Albani , Hafiz Zubair Ali Zai ,Hadith Transmission ,Knowledge and Narrations ,Islamic Knowledge*

AUTHORS

Muhammad Shakir Hussain*
Lecturer, Department of Islamic studies, The Islamia University of Bahawalpur:
shakir.hussain@iub.edu.pk

Dr.Muhammad Munir Azher**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur:
munirazher@iub.edu.pk

Date of Submission: 15-12-2024
Acceptance: 11-01-2025
Publishing: 20-01-2025

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

****Correspondence Author:***
Muhammad Shakir Hussain*Lecturer, Department of Islamic studies, The Islamia University of Bahawalpur.*

اس تحقیق میں امام حسن بصری کے صحابہ کرام سے سماع کے بارے میں موقف کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس حوالے سے مختلف علماء کی آراء کا تجزیہ کیا گیا ہے، خاص طور پر شیخ البانی اور حافظ زبیر علی زئی کے نظریات پر غور کیا گیا ہے کہ آیا امام حسن بصری نے براہ راست صحابہ سے علم اور روایات حاصل کیں۔ یہ تحقیق تاریخی شواہد، فقہی مباحث اور حدیث کی روایت کے معیار کی روشنی میں ان آراء کا جائزہ لیتی ہے۔ مختلف آراء کا تجزیہ کر کے یہ مطالعہ امام حسن بصری کا صحابہ کرام سے تعلق اور ان کی روایات کی صحت اور قابل اعتمادیت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تحقیق میں ان علمائی آراء کے اثرات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے جو اسلامی علم کے نقل و اشاعت اور ابتدائی علماء کے ذریعے حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کے تحفظ پر اثر انداز ہوئے۔

علماء کے درمیان امام حسن بصری کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام سے احادیث سنی ہیں یا نہیں سنی، جیسے حسن بصری کے سمرۃ بن جندب سے سماع کے بارے میں اختلاف ہے، علامہ البانی ان کی سمرہ سے بیان کی ہوئی روایات کو ضعیف قرار دیتے ہیں جبکہ حافظ زبیر علی زئی ان کی سمرہ سے بیان کردہ تمام روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں۔

ابتدائی تعارف

آپ کا نام حسن بن ابی الحسن، کنیت ابو سعید ہے۔ آپ کے باپ کا نام یسار ہے جو میسان کے قیدیوں میں مدینہ آئے پھر ان کو حضرت انس رضی اللہ کی پھوپھی ربیع بنت نضر انصاری عورت نے آزاد کر دیا اسی نسبت سے آپ انصاری ہیں۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ابھی دو سال باقی تھی جب آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ بہت خوبصورت تھے۔ حضرت عمر کے سامنے پیش کیے گئے تو انہوں نے آپ کا نام حسن رکھا۔ آپ کی والدہ کا نام خیرہ تھا جو کہ حضرت ام سلمہ کی لونڈی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب ان کو کسی کام سے بھیجتی تو آپ رونے لگتے تو ام سلمہ اپنا پستان آپ کے منہ میں ڈال دیتی تھیں اور آپ چپ ہو جاتے۔ وادی قریٰ میں پرورش پائی۔[2]

آپ ثقہ، فقیہ، فصیح اور تیسرے طبقے کے مشہور اہل علم میں سے تھے۔

تفسیر اور حدیث میں امام سمجھے جاتے ہیں۔ ہفتے میں ایک دفعہ وعظ و نصیحت کرتے اس کے بعد تنہائی میں وقت گذارتے۔ ہر وقت باوضو رہتے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔

امام زہری فرماتے ہیں: "علم کے بہت اچھے وزیر اور اچھی رائے والے تھے"[3]

حفص بن غیاث فرماتے ہیں "حسن بصری ہمیشہ حکمت کو سمیٹتے رہتے حتیٰ کہ یہی حکمت ان کی کلام میں ظاہر ہوتی"[4]

لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ ارسال اور تدلیس کرتے تھے۔

۱۱۰ھ میں تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔[5]

کتب حدیث میں آپ کی درج ذیل صحابہ کرام سے روایات موجود ہیں:

حضرت علی، حضرت اسامہ، اسود بن ربیع، عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ، جابر بن عبد اللہ، جندب بن عبد اللہ، سمرہ بن جندب، زبیر بن عوام، عائذ بن عمرو، ابن عباس، ابو موسیٰ اشعری، عقبہ بن عامر جہنی، عمرو بن تغلب، عمران بن حصین، قیس بن عاصم، عثمان بن ابی العاص، مغیرہ بن شعبہ، ابو

---

[1] ۔حکری ،علاء الدین ،ابو العلاء،مغلطائی بن فلیح ،المتوفٰی ۷۶۲ھ ۔اکمال تہذیب الکمال(الفاروق الحدیثة للطباعة والنشر،طبعه اولیٰ ۱۴۲۲ھ)ج۴،ص۷۸

[2] ۔ذہبی ،شمس الدین ،ابوعبداللہ،محمدبن احمد،المتوفٰی ۷۴۸ھ ۔سیر اعلام النبلاء(مؤسسة الرياسة،طبعه ثالثة ۱۴۰۵ھ) ج۴،ص ۵۶۳

[3] ۔ دارمی ،أبو محمد، عبد الله بن عبد الرحمن ،المتوفی۲۵۵ھ۔ سنن الدارمی(دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية ،طبعه أولی،۱۴۱۲ھ)ج۱،ص۳۴۶،ح۳۲۱

[4] ۔ اصبهانی،أبو نعيم، أحمد بن عبد الله ،المتوفی ۴۳۰ھ۔حلیة الأولياء وطبقات الأصفياء۔(السعادة - بجوار محافظة مصر، ۱۳۹۴ھ) ج۲،ص ۱۴۷

[5] ۔عسقلانی ،ابن حجر ،ابوالفضل ،احمدبن علی بن احمد،المتوفیٰ۸۵۲ھ۔تقریب التهذیب(دار الرشید۔سوریا)ص۱۶۰، رقم۱۲۲۷

برزہ الاسلمی، ابو بکرہ نفیع، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو، سراقہ، عباس بن عبد المطلب، سلمہ بن المحبق، ابو سعید الخدری، ضحاک بن سفیان، ابو ثعلبۃ الخشنی، ابو الدرداء اور سھل بن الحنظلیہ[6]

اس تحقیق کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) جن صحابہ کرام سے سماع ثابت ہے۔

(۲) جن صحابہ کرام سے سماع ثابت نہیں۔

(۳) جن صحابہ کرام سے سماع میں اختلاف ہے۔

(۱) جن صحابہ کرام سے سماع ثابت ہے

امام احمد بن حنبل رحمہ فرماتے ہیں:

"سَمِعَ الْحَسَنُ مِنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ وَمِنْ ابْنِ مُغَفَّلٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَسَمِعَ مِنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَتُرْوَى حِكَايَاتٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَقُولُ إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِمَّنْ فَرَّقَ دِينَهُ"[7]

امام حسن بصری نے انس بن مالک، عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر سے سنا ہے اور بعض نے کہا کہ امام حسن بصری نے کہا عمران بن حصین نے مجھے حدیث سنائی ہے۔ اور اس نے عمرو بن تغلب سے بھی سنا ہے۔ اور امام حسن بصری سے بعض حکایات بیان کی جاتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا ہے وہ فرماتی ہیں کہ بے شک تمہارا نبی ﷺ اس شخص سے بری ہے جس نے اس کے دین میں فرق کیا۔

امام جریر نے بھز بن حکیم سے سوال کیا کہ امام حسن بصری نے صحابہ رضی اللہ عنھم میں سے کس سے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے حدیث سنی ہے اور عمران بن حصین اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ کچھ سنا ہے۔[8]

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ يَصِحُّ لِلْحَسَنِ سَمَاعُهُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَأَحْمَرَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ عَمْرٍو وَمِنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ"[9]

میں نے اپنے باپ ابو حاتم سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ امام حسن بصری کا انس بن مالک، ابو برزہ، احمر، ابن عمرو اور عمرو بن تغلب سے سماع درست ہے۔

اب ذیل ہم میں دلائل کے ساتھ امام حسن بصری کا بعض صحابہ کرام سے سماع ثابت کرتے ہیں:

(۱) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ

امام حسن بصری نے ابو بکرہ سے روایات بیان کی ہیں اور سماع کی صراحت بھی موجود ہے جیسا کہ سنن ابی داود میں روایت ہے:

" عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ، حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ، قَالَ: فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ "[10]

---

[6]۔علاء الدین ،ابو العلاء،مغلطائی ،اکمال تہذیب الکمال (الفاروق الحدیثة للطباعة والنشر،طبعه اولیٰ ۱۴۲۲ھ)ج۴،ص۷۸

[7]۔ رازی ،ابن ابی حاتم ،أبو محمد، عبد الرحمن بن محمد بن إدريس،المتوفی۳۲۷ھ۔المراسیل۔(مؤسسة الرسالة – بيروت، طبعة أولى)۱۳۹۷ھ،ص۴۵

[8]۔ایضاً

[9]۔ایضاً

[10]۔سجستانی ،ابو داود،سلیمان بن اشعث ،المتوفیٰ۲۷۵ھ،السنن (مکتبه العصریه،صیدا۔بیروت)کتاب الصلوٰة،باب الرجل یرکع دون الصف،ح۶۸۳

شیخ البانی فرماتے ہیں:

" أما دعوى أن الحسن لم يسمع من أبي بكرة شيئاً؛ فهي باطلة؛ فقد سمع منه غير ما حديث "[11]

اسی طرح امام بخاری إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ----حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:؛

"قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ "[12]

(۲)حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

امام بخاری اپنی صحیح میں امام حسن بصری کی روایت لائے ہیں جو وہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں سماع کی صراحت موجود ہے:

قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -------[13]

"حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو زخم تھا تو اس نے اپنے آپ کو قتل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ سے جلدی کر لی لہذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔"

(۳)حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

امام حسن بصری کی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے سماع کی صراحت بھی صحیح البخاری میں موجود ہے:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ---[14]

"حضرت معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی جس سے شادی کے پیغام میرے پاس آتے تھے۔"

(۴)حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

امام حسن بصری کی عمرو بن تغلب سے سماع کی صراحت بھی صحیح البخاری میں موجود ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا---[15]

"حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ مال آیا، آپ ﷺ نے بعض کو دے دیا اور بعض کو نہیں دیا پھر آپ کو پتہ چلا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں۔"

(۵)حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

سنن الدارمی کی روایت میں امام حسن بصری عبدالرحمٰن بن سمرہ سے سماع کی صراحت کرتے ہیں؛

" أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ۔"[16]

"عبدالرحمٰن بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! کبھی امارت کا سوال نہ کرو۔"

---

[11] ۔ البانی ،محمد ناصر الدین ،المتوفی ۱۴۲۰ھ،صحیح ابی داود ۔الام(مؤسسة غراس للنشر والتوزيع۔الكويت،طبعه اولى ۱۴۲۳ھ)ج۳،ص۲٦٦

[12] ۔ بخاری،محمد بن إسماعيل، أبو عبدالله ،المتوفیٰ ۲۵۶ھ ۔الجامع الصحيح(دار طوق النجاة،طبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ)ح۲۷۰۴

[13] ۔ایضاً ،ج۲،ص ۹٦،باب ماجاء فی قاتل النفس--- ،ح ۱۳٦۴

[14] ۔ ایضاً،ج٦،ص۳۴،باب وَاذا طلقتم النساء----،ح ۴۵۲۹

[15] ۔ایضاً ،ج۹،ص ۱۵۶،باب قول الله تعالٰی ان الانسان خلق هلوعا---،ح۷۵۳۵

[16] ۔دارمی ، عبد الله بن عبد الرحمن ۔ سنن الدارمي۔ ۱۴۱۲ھ،ج۳،ص۱۵۱۳،ح۲۳۹۱

(۶) حضرت احمر بن جُزَیّ رضی اللہ عنہ

احمر بن جزی سے سماع کی صراحت مسند احمد میں آتی ہے؛:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَرُ، صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِي بِيَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَد[17]

"حضرت احمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ہم رسول اللہ ﷺ کو جگہ دیتے تھے کیونکہ آپ ﷺ سجدہ کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔"

(۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک سے سماع کی صراحت مسند احمد بن حنبل میں موجود ہے۔

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟[18]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آپ کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟"

(۸) حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

عبد اللہ بن مغفل سے سماع کی صراحت بھی مسند احمد میں ہی آتی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَّخِذُ الْكَلْبَ فِي دَارِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ[19]

"حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کتا رکھا تو ہر روز اس کے اجر میں سے ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔"

(۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سنن النسائی میں ایک حدیث ہے جس کو حسن بصری عبد اللہ بن عمر سے بیان کرتے ہیں:

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا جو بندہ اللہ کے راستے میں میری رضا کو چاہتے ہوئے جہاد کے لیے نکلا۔"

اس حدیث کو شیخ البانی نے بھی صحیح قرار دیا اور زبیر علی زئی نے بھی صحیح قرار دیا۔[20]

---

[17] ۔شیبانی ،ابو عبداللہ ،احمدبن محمد بن حنبل ،المتوفیٰ ۲۴۱ھ،مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط(مؤسسة الرسالة،طبعه اولی۱۴۲۱ھ)ج۳۳،ص۴۴۸،ح۲۰۳۳۷

[18] ۔ایضاً،ج۲۱،ص ۴۱۶،ح۱۴۰۱۲

[19] ۔ ایضاً ، ج۳۴،ص۱۷۸،ح۲۰۵۶۴

[20] ۔ نسائی،أبو عبد الرحمن،أحمد بن شعیب،المتوفی۳۰۳ھ۔ السنن الصغرى (مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب ،طبعةثانية، ۱۴۰۶ھ)ج۶،ص۱۸،ح۳۱۲۶

شعیب الارنؤوط نے بھی مسند احمد کی تحقیق میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔[21]

(۲)جن صحابہ کرام سے سماع ثابت نہیں

امام حسن بصری رحمہ اللہ کا تمام بدری صحابہ سے سماع ثابت نہیں

قتادہ نے کہا:"ما شافه الحسن أحدًا من البدريين "[22]

"امام حسن بصری نے بدری صحابہ میں سے کسی سے ملاقات نہیں کی"

ایوب سختیانی نے کہا:"ما حدثنا الحسن عن أحد من أهل بدر مشافهة "[23]

"امام حسن بصری نے اہل بدر میں سے کسی سے کوئی ایسی حدیث نہیں سنائی جو ان سے ملاقات کر کے لی ہو"

ذیل میں چند صحابہ کرام کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے بارے میں عدم سماع کی صراحت موجود ہے؛

(۱)حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ:

محمد صبیحی بن حسن حلاق ایک حدیث پر حکم لگاتے ہیں ہوئے لکھتے ہیں:

الحسن لم يسمع من عمار، فهو منقطع[24]

"حسن نے عمار سے کچھ نہیں سنا پس (جو بیان کیا ہے) اس کی سند منقطع ہے۔"

شعیب الارنؤوط مسند احمد کی ایک حدیث پر حکم لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

هذا إسناد ضعيف لانقطاعه، الحسن - وهو البصري- لم يسمع من عمار بن ياسر[25]

"یہ سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ امام حسن بصری نے عمار بن یاسر سے کچھ نہیں سنا۔"

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن بصری نے عمار بن یاسر سے کچھ نہیں سنا[26]

(۲)حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

علامہ عینی نے کہا"حسن بصری نے عمر بن خطاب سے ملاقات نہیں کی"[27]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سند کی وجہ سے حدیث کو ضعیف قرار دیا[28]

شیخ البانی کے نزدیک بھی ان کی ملاقات ثابت نہیں[29]

حافظ زبیر علی زئی کے نزدیک بھی ملاقات ثابت نہیں[30]

---

[21]- شیبانی ،احمد بن محمد بن حنبل ـمسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط(مؤسسة الرسالة،طبعه اولى١٤٢١ھ)ج١٠،ص١٨٦،ح٥٩٧٧

[22]- جوزجانی، أبو عثمان ،سعيد بن منصور ،المتوفى٢٢٧ھ ـالتفسير من سنن سعيد بن منصور،بتحقيق سعد بن عبد الله (دار الصميعي للنشر والتوزيع ،طبعة الأولى، 1417)ج٢،ص٤٤٧

[23]- رازی،ابن ابی حاتم ـالمراسيل(مؤسسة الرسالة ـ بيروت، طبعة أولى،١٣٩٧ھ)ص٣٢

[24]-منذری،عبد العظيم بن عبد القوي المتوفى٦٥٦ھـمختصر سنن أبي داودبتحقيق محمد صبحي بن حسن حلاق (مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض ،طبعة أولى، ١٤٣١ھ)ج٣،ص٦٩

[25]- شیبانی ،احمدبن محمد بن حنبل ـمسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط(مؤسسة الرسالة،طبعه اولى١٤٢١ھ)ج٣١،ص١٤٧،ح١٨٨٨١

[26]-زئی، حافظ زبیر علی ،المتوفی٢٠١٣ـانوار الصحیفة فی احادیث الضعیفة(مکتبه اسلامیه ،لاہور،طبعه ثانیه ١٤٣٢ھ)ص١٤٨

[27]-عینی،ابو محمد، محمود بن أحمد بن موسى، بدر الدين ،حنفی،المتوفی٨٥٥ھـشرح سنن ابی داود(مكتبة الرشد – الرياض طبعه اولى،١٤٢٠ھ)ج٥،ص٣٤٣،ح١٣٩٩

[28]- عسقلانی ،ابن حجر ـالدرايه فی تخريج احاديث الهدايه(دار المعرفه ـبيروت)ج١،ص١٩٤،ح٢٤٥

[29]-البانی ،محمد ناصر الدين ،المتوفی ١٤٢٠ھ،صحيح ابی داود ـالام،ناشر مؤسسة غراس للنشر والتوزيع ـالكويت،طبعه اولی ١٤٢٣ھ،ج٢،ص٨٢

[30]- زئی ،حافظ ،زبیر علی ـانوار الصحیفة فی احادیث الضعیفة ـص٥٨

(۳)حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ:

امام ذہبی فرماتے ہیں:

"فإن الحسن لم يسمع من عثمان بن أبي العاص"[31]

"بے شک امام حسن بصری نے عثمان بن ابو العاص سے کچھ نہیں سنا۔"

ابو زرعہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حسن بصری نے بدری صحابہ میں سے کسی کو دیکھا ہے؟تو انہوں نے کہا کہ ان کو دیکھا ہے، عثمان اور علی کو بھی دیکھا ہے۔تو میں نے ان سے پوچھا کیا ان سے حدیث سنی ہے؟تو انہوں نے جواب دیا"نہیں۔"[32]

(۴)حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

شعیب الارنؤوط نے فرمایا:" الحسن لم يسمع من النعمان"[33]"حسن نے نعمان سے کچھ نہیں سنا۔"

حافظ زبیر علی زئی کے نزدیک حسن بصری کا نعمان بن بشیر سے سماع ثابت نہیں۔[34]

(۵)حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

امام منذری نے کہا کہ حسن بصری کا عقبہ بن عامر سے سماع صحیح نہیں ہے۔[35]

حافظ زبیر علی زئی نزدیک بھی حسن بصری نے عقبہ بن عامر سے کچھ نہیں سنا۔[36]

(۶)حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

امام مزی کے نزدیک حسن بصری کا ان سے سماع ثابت نہیں۔[37]

حافظ زبیر علی زئی کے نزدیک حسن بصری نے ابی بن کعب سے کچھ نہیں سنا۔[38]

(۷)حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

امام حاکم اپنی کتاب "معرفۃ علوم الحدیث" میں فرماتے ہیں:

"فَلْيَعْلَمْ صَاحِبُ الْحَدِيثِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَا مِنْ جَابِرٍ، وَلَا مِنَ ابْنِ عُمَرَ، وَلَا مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْئًا قَطُّ "[39]

"صاحب حدیث جان لے کہ امام حسن بصری نے نہ ابو ہریرہ سے کچھ سنا ہے، نہ جابر سے، نہ ابن عمر سے اور نہ ہی ابن عباس سے کچھ سنا ہے۔"

امام نسائی نے کہا کہ حسن بصری نے عبد اللہ بن عباس سے کچھ نہیں سنا۔[40]

---

[31]-نیشاپوری،حاکم، أبو عبد الله ،محمد بن عبد الله ،المتوفى ۴۰۵ھ۔ المستدرك على الصحيحين (دار الكتب العلمية – بيروت ،طبعه: الأولى، ۱۴۱۱ھ)ج۱،ص۲۸۳،ح۶۲۴

[32]- رازی،ابن ابی حاتم ۔المراسیل۔ص۳۱

[33]- شیبانی ،احمد محمد بن حنبل ۔مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط۔ج۳۰،ص۳۸۴،ح۱۸۴۳۹

[34]- زئی ،حافظ، زبیر علی ۔انوار الصحیفة فی احادیث الضعیفة ،ص۳۳۳

[35]-عظیم آبادی،ابو عبدالرحمٰن، محمد أشرف بن أمير ، شرف الحق، الصديقي، العظيم آبادي ،المتوفى۱۳۲۹ھ۔ عون المعبود(دار الكتب العلمية۔ بيروت ،طبعة: ثانيه۱۴۱۵ھ)ج۳،ص۳۰۲

[36]-زئی، حافظ ،زبیر علی ۔انوار الصحیفة فی احادیث الضعیفة۔ص۱۲۴

[37]- مزی ،جمال الدين، أبو الحجاج ،يوسف بن عبد الرحمن ،المتوفى:۷۴۲ھ۔تحفة الاشراف فی معرفة الاطراف(المكتب الاسلامى،طبعه ثانيه۱۴۰۳ھ)ج۱،ص ۱۲

[38]- زئی ،حافظ، زبیر علی۔انوار الصحیفة فی احادیث الضعیفة۔ص۵۸

[39]- نیشا پوری ،حاکم، محمد بن عبد الله ۔معرفة علوم الحديث۔(دار الكتب العلمية – بيروت ،الطبعة الثانية، ۱۳۹۷ھ) ص۱۱۱

[40]- زئی ،حافظ ،زبیر علی ۔انوار الصحیفة فی احادیث الضعیفة۔ص٦٦

حافظ زبیر علی زئی کے نزدیک بھی سماع ثابت نہیں۔[41]

ایک روایت سے شبہ پڑتا ہے کہ حسن بصری نے ابن عباس سے حدیث سنی ہے وہ روایت درج ذیل ہے:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ الْحَسَنِ، قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ۔۔"[42]

بعض روایت میں "خَطَبَنَا "کے الفاظ بھی آتے ہیں جن سے امام حسن بصری کا ابن عباس سے سماع معلوم ہوتا ہے۔

لیکن مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ابن عباس نے اہل بصرہ کو خطاب کیا۔

کیونکہ علی بن مدینی فرماتے ہیں:

"الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا رَآهُ قَطُّ كَانَ الْحَسَنُ بِالْمَدِينَةِ أَيَّامَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْهَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا"[43]

امام حسن بصری نے ابن عباس سے نہ کچھ سنا اور نہ ہی ان کو دیکھا کیونکہ جن دنوں میں حضرت علی نے حضرت عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا والی بنایا تھا ان دنوں حسن بصری مدینہ میں تھے۔

(۸)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

امام حاکم اپنی مستدرک میں امام بخاری اور امام مسلم کے بارے میں لکھتے ہیں:

" ذَكَرَا أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالَّذِي عِنْدِي أَنَّ الْحَسَنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ "[44]

ان دونوں امام بخاری اور امام مسلم نے ذکر کیا کہ امام حسن بصری نے عمران بن حصین سے نہیں سنا اور میرے نزدیک امام حسن بصری نے عمران بن حصین سے سنا ہے۔

شعیب الارنؤوط نے کہا کہ امام حسن بصری نے عمران بن حصین سے کچھ نہیں سنا۔[45]

حافظ زبیر علی زئی کے نزیک بھی ان سے سماع ثابت نہیں۔[46]

(۹)حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سعد بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

"فإذا كان الحسن لم يسمع من علي وعثمان، فمن باب أولى أن لا يكون سمع من ابن مسعود؛ لأنه توفي قبلهما"

"جب امام حسن بصری نے حضرت علی اور حضرت عثمان سے نہیں سنا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے تو بالاولیٰ نہیں سنا کیونکہ وہ تو ان دونوں سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔"

(۱۰)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

امام ذہبی ایک حدیث پر حکم لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

على شرط البخاري ومسلم لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة[47]

41۔ ایضاً

42۔شیبانی، احمد محمد بن حنبل۔مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط۔ج۵،ص۳۲۳،ح۳۲۹۱

43۔ رازی ،ابن ابی حاتم ۔المراسیل۔ص۳۳

44۔ نیشا پوری ،حاکم ،أبو عبد الله ، محمد بن عبد الله۔ المستدرك على الصحيحين ۔ج۴،ص۶۱۰،ح۸۶۹۴

45۔شیبانی ،احمدبن محمد بن حنبل ۔مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط۔ج۳۳،ص۱۹۹،ح۱۹۹۹۲

46۔ زئی ،حافظ، زبیر علی۔انوار الصحیفۃ فی احادیث الضعیفۃ۔ص۲۹۶

47۔نیشاپوری ،حاکم ، محمد بن عبد الله۔ المستدرك على الصحيحين ۔ج۴،ص۶۲۲،ح۸۷۲۲

"یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر ہوتی اگر امام حسن بصری اور حضرت عائشہ کے درمیان انقطاع نہ ہوتا۔"

شعیب الارنؤوط مسند احمد کی ایک حدیث پر حکم لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

إسناده فيه ضعفٌ وانقطاع. علي بن زيد بن جُدعان ضعيف، الحسن - وهو البصري - لم يصحَّ له سماعٌ من عائشة[48]

"اس (حدیث) کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے، علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے اور امام حسن بصری کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے"

(۳)جن صحابہ کرام سے سماع میں اختلاف ہے

(۱)حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام بخاری کے استاد جرح وتعدیل کے مشہور امام علی بن مدینی فرماتے ہیں:

الْحَسَنُ لَمْ يَرَ عَلِيًّا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ غُلَامٌ[49]

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قد كان الحسن في زمان علي وقد أدركه، ولكنا لا نعرف له سماعا منه[50]

امام بیہقی نے حسن عن علی کی روایت کو منقطع کہا ہے۔[51]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ رَوَى بِالإِرْسَالِ عَنْ طَائِفَةٍ: كَعَلِيٍّ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمَا[52]

بعض روایات سے حسن بصری کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کو ثابت کیا جاتا ہے:

پہلی روایت:

ابو نعیم الاصبہانی حلیۃ الأولیاء میں حسن بصری کا قول نقل کرتے ہیں:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ بَدْرِيًّا وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُمْ وَأَخَذْتُ بِحُجَزِهِمْ [53]

"میں نے ستر بدری صحابہ کو پایا ان کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور ان کے دامن کو تھاما۔"

اول: اس روایت میں یہ ثابت نہیں کہ ان ستر بدری صحابہ میں حضرت علی بھی شامل ہیں یا نہیں۔

دوم: اس روایت میں یہ ثابت نہیں کہ ان صحابہ سے سماع بھی کیا ہے بلکہ صرف اتنا ثابت ہے کہ ان کو پایا ہے یا ان کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں یا ان کے دامن کو پکڑا ہے یہ ان کے بچپن کا زمانہ تھا۔

امام ابو زرعہ کے قول سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے:

---

[48] ـ شيبانى ،احمدبن محمد بن حنبل ـ مسنداحمدبن حنبل بتحقيق شعيب الانؤوط ـ، ج۴۱،ص۱۸،ح۲۴۴۷۱

[49] ـ رازى ، ابن ابى حاتم ـ المراسيل ـ ص۳۲،رقم ۹۳

[50] ـ ترمذى ،ابوعيسىٰ ،محمد بن عيسى بن سُوْرة، المتوفى۲۷۹هـ ـ الجامع (شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر،طبعة ثانية، ۱۳۹۵هـ) ابواب الحدود،ح۱۴۲۳

[51] بيهقى،ابوبكر،أحمد بن الحسين ،المتوفى۴۵۸هـ ـ معرفة السنن والآثار(جامعة الدراسات الإسلامية ،كراچى – باكستان، طبعة أولى۱۴۱۲هـ) ج۱۲،ص۱۸۶،ح۱۶۴۱۱

[52] ـ ذهبى ،شمس الدين ،ابوعبدالله،محمدبن احمد،المتوفٰى ۷۴۸هـ ـ سير اعلام النبلاء(مؤسسة الرياسة،طبعه ثالثة ۱۴۰۵هـ) ج۴،ص ۵۶۶

[53] ـ اصبهانى،أبو نعيم، أحمد بن عبد الله المتوفى۴۳۰هـ ـ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء (دار الكتب العلمية- بيروت، طبعة ۱۴۰۹هـ) ج۶،ص ۱۹۶

ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ ابو زرعہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حسن بصری نے بدری صحابہ میں سے کسی کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا: "رأهم رؤية، رأى عثمان وعليًّا" تو میں نے ان سے پوچھا کیا ان سے حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا "نہیں"۔[54]

قتادہ نے کہا: "ما شافه الحسن أحدًا من البدريين "[55]

ایوب سختیانی نے کہا: "ما حدثنا الحسن عن أحد من أهل بدر مشافهة "[56]

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری نے خود فرمایا: أَنَّهُ مَا لَقِيَ أَحَدًا مِنَ الْبَدْرِيِّينَ شَافَهَهُ بِالْحَدِيثِ[57]

دوسری روایت:

امام مزی نے تہذیب الکمال میں بیان کیا ہے:

عن يونس بْن عُبَيد، قال: سألت الْحَسَن، قلت: يا أبا سَعِيد إنك تقول: قال رَسُول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وإنك لم تدركه؟ قال: يا ابْن أخي لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلك، ولولا منزلتك مني ما أخبرتك، إني في زمان كما ترى - وكان في عمل الحجاج - كل شيء سمعتني أقول: قال رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم، فهو عن علي بْن أَبي طالب، غير أني في زمان لا أستطيع أن أذكر علياً.[58]

یونس بن عبید سے روایت ہے کہ میں نے حسن بصری سے سوال کیا کہ اے ابو سعید! آپ کہتے ہیں "قال رسول اللہ ﷺ" حالانکہ آپ نے ان کو نہیں پایا تو کہنے لگے اے بھتیجے! آپ نے وہ سوال کیا ہے جو آپ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں کیا اور اگر آپ میرے نزدیک قابل احترام نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ بے شک آپ جانتے ہی ہیں کہ میں کس زمانے میں تھا یعنی حجاج کے زمانے میں۔ وہ تمام احادیث جو آپ نے مجھ سے سنی ہیں جن میں میں کہتا ہوں قالَ رسولُ اللہ ﷺ" پس حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہیں لیکن میں اس زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لینے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔

(۱) اس روایت کی سند میں عطیہ بن محارب مجہول ہے۔

(۲) ثمامہ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے، امام ابو حاتم الرازی نے "منکر الحدیث" کہا اور علی بن المدینی نے ان کو سخت ضعیف او جھوٹ بولنے والا قرار دیا۔[59]

(۳) محمد بن موسیٰ نفیع الحرشی بھی ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں اس کو "لیّن" یعنی ضعیف کہا ہے۔[60]

لہٰذا کوئی بھی صحیح روایت نہیں ہے جس سے حسن بصری کا حضرت علی سے سماع ثابت ہو۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے کہا: "لايصح سماع الحسن من ابى هريرة فى هذا" [61]

---

[54]-رازی، ابن ابی حاتم -المراسیل-ص۳۱

[55]- جوزجاني، أبو عثمان ،سعيد بن منصور -التفسير من سنن سعيد بن منصور،بتحقيق سعد بن عبد الله-،ج۲،ص ۴۴۷

[56]- رازی،ابن ابی حاتم -المراسیل- ص۳۲

[57]-فارسی ،ابو یوسف ،یعقوب بن سفیان ،المتوفی۲۷۷ھ-المعرفة والتاريخ-(مؤسسة الرسالة، بيروت ،طبعة ثانية،۱۴۰۱ھ)ج۲،ص۳۵

[58]- مزي ،يوسف بن عبد الرحمن ، أبو الحجاج، جمال الدين- تهذيب الكمال في أسماء الرجال(مؤسسة الرسالة – بيروت ،طبعة أولى، ۱۴۰۰ھ)ج۶،ص۱۲۴

[59]- رازی ،ابو حاتم ، عبد الرحمن بن محمد،المتوفی۳۲۷ھ-ا لجرح والتعديل-(دار إحياء التراث العربي – بيروت ،طبعة أولى،۱۲۷۱ھ)ج۲،ص۴۶۷،رقم ۱۸۹۹

[60]- عسقلانی ،ابن حجر ،ابوالفضل ،احمدبن علی بن احمد-تقریب التهذيب-(دار الرشيد-سوريا)ص۵۰۹، رقم۶۳۳۸

[61]-بخاری ،ابو عبداللہ ،محمد بن اسماعیل ،المتوفیٰ ۲۵۶ھ -تاریخ الکبیر- (دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد -دکن) ج ۲ ،ص ۳۵

امام ترمذی نے فرمایا:"لم يسمع الحسن من أبي هريرة "[62]

امام دار قطنی نے فرمایا:"والحسن لم يثبت سماعه من ابى هريرةَ".[63]

عبد اللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں:" وَلَكِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "[64]

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:

"لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَرَهُ فَقِيلَ لَهُ فَمَنْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ يخطىء"[65]

حسن بصری نے ابوہریرہ سے کچھ نہیں سنا اور نہ ہی ان کو دیکھا ہے پس جس راوی نے حسن بصری کے الفاظ "حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ" بیان کیے ہیں اس نے غلطی کی۔

اسی طرح علی بن زید ،ابو حاتم ،یحیٰ بن معین ،یونس بن عبید ،جریر ،قتادہ اور بھز بن اسد سب نے حسن بصری کے ابو ہریرہ سے سماع کا انکار کیا ہے۔[66]

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا ہے:

پہلی روایت:

امام نسائی اپنی سنن میں بیان کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمَخْزُومِيُّ وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ» قَالَ الْحَسَنُ:" لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ غَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ

امام نسائی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:"الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا "[67]

شیخ البانی یہ روایت سلسلہ صحیحہ میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" یہ صریح نص ہے کہ حسن بصری نے ابوہریرہ سے سنا ہے اور وہ ثقہ اور صادق ہیں میں نہیں جانتا کہ امام نسائی نے کس طرح حسن بصری کے ابو ہریرہ سے سماع کی نفی ہے حالانکہ یہ سند مسلم کی شرط پر ہے۔حافظ ابن حجر حسن بصری کے ترجمہ میں اس سند کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس سند میں کسی راوی پر کوئی طعن نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن بصری نے ابو ہریرہ سے سنا ہے اس مسئلے میں ان کا معاملہ سمرہ کے معاملے کے مشابہ ہے یعنی دونوں سے قلیل طور پر سنا ہے۔[68]

علامہ احمد شاکر نے بھی مسند احمد کے حاشیہ میں یہی بات کی ہے۔[69]

---

[62]-ترمذی ،ابو عیسیٰ ،محمدبن عیسیٰ بن سورة ،المتوفٰی ۲۷۹ھ۔السنن الترمذی۔ج۵،ص۱۶۳،ح۲۸۸۹

[63]-دارقطنی ،أبو الحسن ،علي بن عمر،المتوفی۳۸۵ھ ۔العلل الواردة في الأحاديث النبوية۔(دار طيبة - الرياض.طبعة أولى۱۴۰۵ھ) تاب العلل ،ج ۱۰ ،ص ۲۶۶ ،ح ۲۰۰۱

[64]- شیبانی ،احمد محمد بن حنبل ،ابوعبداللہ،المتوفیٰ ۲۴۱ھ۔مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط ۔ج۱۴،ص۳۵۶،ح۸۷۴۲

[65]- رازی ،ابن ابی حاتم ۔المراسیل۔ ص۳۶،رقم ۱۱۰

[66]- ایضاً،ص۳۵،۳۴

[67]-نسائی ،ابو عبدالرحمٰن،احمدبن شعیب بن علی ،خراسانی،المتوفٰی ۳۰۳ھ۔السنن الصغریٰ ۔(مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ۔حلب،طبعہ ثانیہ ۱۴۰۶ھ)ح۳۴۶۱

[68]- البانی ، محمد ناصر الدین، المتوفی۱۴۲۰ھ ۔سلسلة الأحاديث الصحيحه (مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض الطبعة: الأولى ۱۴۱۵ھ)ج ۲،ص۲۱۰،ح۶۳۲

[69]- شیبانی،احمد محمد بن حنبل۔مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط۔ج۶،ص۵۳۹تا۵۵۰،ح۷۱۳۴

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ الفاظ" **قَالَ الْحَسَنُ:" لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ غَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ**" محرف شدہ ہیں یا کسی کاتب کی غلطی ہے۔کیونکہ علامہ مزی تحفۃ الاشراف میں یہ الفاظ اس طرح سے بیان کرتے ہیں:

"قال النسائي الحسن لم يسمع من أبي هريرة شيئاً، ومع هذا إنّي لم أسمع هذا إلا من حديث ابي هريرة "[70]

نسائی کے اصل الفاظ یہ تھے جو غلطی سے تبدیل ہو گئے۔

اس روایت کو امام بیہقی نے بھی بیان کیا ہے مگر وہاں پر حسن بصری کا یہ قول موجود نہیں[71]

اسی طرح یہ حدیث مسند احمد میں بھی اسی سند سے آتی ہے لیکن وہاں پر بھی یہ الفاظ موجود نہیں[72]

شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو حسن بصری اور ابوہریرہ کے درمیان انقطاع کی بناء پر ضعیف کہا ہے۔مزید لکھتے ہیں:

والحق ما قاله النسائي، وجمهور أهل العلم عليه [73]

اس سند میں موجود حسن بصری کے شاگرد ایوب سختیانی خود حسن بصری کے ابو ہریرہ سے سماع کا انکار کرتے ہیں۔ابو حاتم بیان کرتے ہیں:

حدثنا على بن الحسن نا احمد بن حنبل نا عثمان نا وهيب قال قال ايوب لم يسمع الحسن ابى هريرة".[74]

دوسری روایت:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، وَنَحْنُ، إِذْ ذَاكَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ:" يَجِيءُ الْإِسْلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْتَ الْإِسْلَامُ، وَأَنَا السَّلَامُ، الْيَوْمَ بِكَ أُعْطِي، وَبِكَ آخُذُ [75]

علامہ ہیثمی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وَفِيهِ عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، وَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ [76]

یحیٰی بن معین اور امام نسائی نے کہا"لیس بالقوی"امام ابو داود نے بھی ضعیف قرار دیا اور امام بخاری نے بھی اس کو کتاب الضعفاء میں لکھا ہے اگرچہ امام ابو حاتم نے اس کا انکار کیا ہے۔[77]

حافظ ابن حجر نے کہا:" صدوق له أوهام "[78]

اور یہی بات صحیح ہے کہ راوی صدوق ہے لیکن بعض اوقات ان کو وہم ہو جاتا ہے اور یہاں پر بھی انہوں نے وہم کی بنیاد پر "حدثنا" کا لفظ بیان کر دیا۔

زبیر علی زئی کا موقف بھی یہی ہے کہ حسن بصری نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا[79]

(۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ:

حسن بصری کے سمرہ سے سماع کے بارے میں تین اقوال ہیں:

---

[70]- مزی ،جمال الدين ،يوسف بن عبد الرحمن- تحفةالأشراف بمعرفة الأطراف -ج۹،ص ۳۱۹

[71]- بيهقي ،أبو بكر، أحمد بن الحسين، المتوفى۴۵۸ھ -السنن الكبرى -(دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات طبعة ثالثة،۱۴۲۴ھ) ج ۷ ،ص۵۱۷ ، ح۱۴۸۶۲

[72]-شيبانى ،احمد بن محمدبن حنبل - مسند الإمام أحمد بن حنبل بتحقيق شعيب الأرنؤوط- ،ج۱۵،ص۲۰۹،ح ۹۳۵۸

[73]-ايضاً

[74]- رازى ،ابن ابى حاتم -المراسيل-ص۳۵ ،رقم ۱۰۶

[75]- طيالسي ،أبو داود، سليمان بن داود بن الجارود،المتوفى۲۰۴ھ- مسند أبي داود الطيالسي-(دار هجر – مصر،طبعة أولى، ۱۴۱۹ھ)ج۴،ص۲۱۷،ح۲۵۹۴

[76]- هيثمي، أبو الحسن ،نور الدين ،علي بن أبي بكر،المتوفى۸۰۷ھ- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد-(مكتبة القدسي، القاهرة،طبعه۱۴۱۴ھ)ج۱۰،ص۳۴۵،ح۱۸۳۶۶

[77]- ذہبی ،شمس الدين -سير اعلام النبلاء- ج۷،ص ۱۸۲

[78]- عسقلانى ،ابن حجر ،ابوالفضل ،احمدبن على بن احمد-تقريب التهذيب-(دار الرشيد-سوريا)ص۲۹۰، رقم۳۱۲۶

[79]-زئی،حافظ ،زبير على -انوار الصحيفة فى احاديث الضعيفة-ص۱۲۰

(۱) حسن بصری نے سمرہ سے مطلق طور پر نہیں سنا۔ یہ قول ابن حبان، یحیٰ بن معین اور شعبہ کا ہے۔

امام ابن حبان نے کہا:" الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَمُرَةَ شَيْئًا "[80]

یحیٰ بن معین نے کہا:" الحسن لم يلق سمرة "

شعبہ نے کہا:" الحسن لم يسمع من سمرة "[81]

شیخ البانی اور شعیب الارنؤوط نے بھی یہی موقف اپنایا ہے۔

شعیب الارنؤوط نے کہا:"إن الحسن لم يسمع من سمرة "[82]

(۲) حسن بصری نے سمرہ سے صرف عقیہ والی حدیث سنی ہے۔ یہ موقف امام بزار وغیرہ کا ہے۔[83]

امام ترمذی اپنی سنن میں حدیث بیان کرنے کے بعد حبیب بن شہید کا قول اپنی سند سے نقل کرتے ہیں:

حبيب بن الشهيد، قال: قال لي محمد بن سيرين: سل الحسن ممن سمع حديث العقيقة، فسألته، فقال: سمعته من سمرة بن جندب[84]

(۳) حسن بصری نے سمرہ سے مطلق طور پر سنا ہے۔

یہ قول علی بن مدینی کا ہے امام ترمذی امام بخاری کے واسطے سے علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوا إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ [85]

اور امام بخاری بھی حسن عن سمرہ کی سند سے دلیل پکڑتے ہیں جیسا کہ اپنی صحیح میں عقیقہ والی حدیث سے متعلق حبیب بن الشہید کا قول لائے ہیں کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ حسن بصری سے سوال کروں کہ اس نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے تو جب حبیب نے سوال کیا تو حسن بصری نے جواب دیا کہ سمرہ سے سنی ہے[86]

اور جزء القراۃ کے پانچویں باب میں سب سے پہلے حسن عن سمرہ کی سکتتین والی حدیث لائے ہیں۔

اور امام ترمذی کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ کیونکہ امام ترمذی نے بہت سی احادیث حسن عن سمرہ کی سند سے صحیح قرار دی ہیں۔ امام شوکانی لکھتے ہیں:

قَدْ صَحَّحَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ فِي مَوَاضِعَ مِنْ سُنَنِهِ مِنْهَا حَدِيثُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَحَدِيثُ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ وَحَدِيثُ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ وَحَدِيثُ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ[87]

امام شوکانی اپنے رجحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علی بن مدینی کا قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

80-تمیمی، ابن حبان ،محمد بن حبان بن أحمد ، أبو حاتم، المتوفى۳۵۴ھ- الصحيح-(مؤسسة الرسالة -بيروت،طبعه ثانيه ۱۴۱۴ھ)ج۵،ص۱۱۲

81- مباركپورى ،أبو العلا، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم ،المتوفى۱۳۵۳ھ-تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي(دار الكتب العلمية – بيروت)ج۱ ،ص۴۵۸

82- شيبانى ،احمد بن محمد بن حنبل -مسنداحمدبن حنبل بتحقيق شعيب الانؤوط-(مؤسسة الرسالة،طبعه اولى۱۴۲۱ھ)ج۸،ص۴۷،ح۴۴۷۱

83- مباركپورى ، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم- تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي-ج۳ ،ص۶

84-ترمذى،محمد بن عيسى-السنن-ج۱،ص۳۴۰،ح۱۸۲

85-ايضاً ،ج۳،ص۵۸۲،ح۱۲۹۶

86- بخارى ،محمد بن إسماعيل -الجامع الصحيح- ج۶،ص۸۵،ح۵۴۷۱

87- شوكانى ،محمد بن علي بن محمد ،المتوفى۱۲۵۰ھ -نيل الأوطار-(دار الحديث، مصرطبعة أولى، ۱۴۱۳ھ)ج۲،ص۲۷۶

وَمَنْ أَثْبَتَ مُقَدَّمٌ عَلَى مَنْ نَفَى[88]

اور امام حاکم کا بھی یہی موقف ہے وہ اپنی مستدرک میں سکنتین والی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

حَدِيثُ سَمُرَةَ لَا يَتَوَهَّمُ مُتَوَهِّمٌ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَمُرَةَ فَإِنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ [89]

اور اپنی مستدرک میں کئی مقامات پر حسن عن سمرہ کی سند سے آنے والی احادیث کو صحیح کہا ہے۔

عبد الرحمٰن مبارکپوری تحفۃ الاحوذی میں تہذیب التہذیب سے نقل کرتے ہیں:

یحیٰ القطان اور دیگر محدثین فرماتے ہیں:"هِيَ كِتَابٌ وَذَلِكَ لَا يَقْتَضِي الِانْقِطَاعَ"[90]

اور مسند احمد میں ہے کہ ایک آدمی حسن بصری کے پاس آیا اور پوچھا!

إِنَّ عَبْدًا لَهُ أَبَقَ وَإِنَّهُ نَذَرَ إِنْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَ فِيهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ [91]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وَهَذَا يَقْتَضِي سَمَاعَهُ مِنْهُ لِغَيْرِ حَدِيثِ الْعَقِيقَةِ" [92]

امام بیہقی نے بھی حسن عن سمرہ کی روایت"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ الشَّاةُ بِاللَّحْمِ"کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا:

وَمَنْ أَثْبَتَ سَمَاعَ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَدَّهُ مَوْصُولًا , وَمَنْ لَمْ يُثْبِتْهُ فَهُوَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ[93]

حسن بصری نے جو روایات سمرہ سے بیان کی ہیں ان کے متعلق یحیٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں:

" سَمِعْنَا أَنَّهَا مِنْ كِتَابٍ "[94]

امام ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں سمرہ کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"دَلَّتْ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ"[95]

حافظ زبیر علی زئی نے بھی اسی موقف کو پسند کیا ہے فرماتے ہیں؛

"حديثه عن سمرة بن جندب رضى الله عنه صحيح سواء صرح بالسماع ام لا ،لانه كان يروى عن كتاب سمرة رضى الله عنه والرواية عن الكتاب صحيحة ما لم يثبت الجرح القادح فيه لانه اما وجادة او مناولة " [96]

حسن بصری کی سمرہ سے حدیث صحیح ہیں خواہ وہ سماع کی صراحت کریں یا نہ کریں کیونکہ وہ سمرہ رضی اللہ عنہ کی کتاب سے روایت کرتے ہیں اور کتاب سے روایت صحیح ہوتی ہے جب تک کوئی عیب لگانے والی جرح ثابت نہ ہو کیونکہ یہ وجادۃ یا مناولہ کی صورت ہے۔

اور ہمارے نزدیک بھی یہی موقف راجح ہے۔

خلاصہ بحث

---

[88]- ایضاً،ج۱،ص۳۸۸

[89]- نیشاپوری،حاکم ،أبو عبد الله ، محمد بن عبد الله- المستدرك على الصحيحين -(دار الكتب العلمية – بيروت ،طبعة أولى، ۱۴۱۱ھ)ج۱،ص۳۳۵،ح۷۸۰

[90]-مبارکپوری،محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم-تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي -ج۱،ص۴۵۹

[91]- شیبانی ،احمد بن محمد بن حنبل-مسنداحمدبن حنبل بتحقیق شعیب الانؤوط-ج۳۳،ص۳۱٦،ح۲۰۱۳٦

[92]- مبارکپوری ،محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم -تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي -ج۱،ص۴۵۹

[93]-بیہقی،ابوبکر ،أحمد بن حسين -السنن الكبرى -ج۵،ص۴۸۳،ح۱۰۵۶۹

[94]-بغدادی ،ابن سعد ، أبو عبد الله ،محمد بن سعد ،بصري، المتوفى۲۳۰ھ -الطبقات الكبرى -(دار الكتب العلمية – بيروت ،طبعة أولى، ۱۴۱۰ھ)ج۷، ص۱۱۵

[95]-سجستانی، أبو داود، سليمان بن الأشعث ،المتوفى۲۷۵ھ- السنن-(المكتبة العصرية، صيدا – بيروت)ج۱،ص۲۵۶،ح۹۷۵

[96]-زئی ،حافظ، زبیر علی -الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلیسن -(مکتبہ اسلامیہ ،فیصل آباد طبعہ شوال ۱۴۲٦ھ)ص۳۵

حسن بصری تابعی مدلس اور بہت کثرت کے ساتھ ارسال کرنے والے راوی ہیں۔ صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے اور بہت سے صحابہ کرام سے ملاقات ثابت ہے۔ بعض صحابہ کرام سے براہ راست احادیث سنی ہیں؛ جن کے نام درج ذیل ہیں:

حضرت ابو بکرہ، حضرت جندب بن عبد اللہ، حضرت معقل بن یسار، حضرت عمرو بن تغلب، حضرت عبد الرحمٰن بن سمرۃ، حضرت احمر بن جزیؓ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن مغفل، حضرت عبد اللہ بن عمر

بعض صحابہ کرام سے سماع ثابت نہیں ہے؛وہ درج ذیل ہیں:

حضرت عمار بن یاسر، حضرت عمر، حضرت عثمان بن ابی العاص، حضرت نعمان بن بشیر، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عمران بن حصین، حضرت عبد اللہ بن مسعود، بعض صحابہ کرام سے سماع اور عدم سماع میں اختلاف ہے، وہ درج ذیل ہیں:

حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ، حضرت سمرۃ بن جندب

لیکن راجح بات یہ ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں ہے اور حضرت سمرۃ بن جندب سے سماع ثابت ہے کیونکہ ان کا صحیفہ حسن بصری کے پاس تھا جہاں سے وہ احادیث بیان کرتے تھے یہ مناولہ اور وجادۃ کی صورت ہے لہٰذا حسن بصری کی حضرت سمرہ بن جندب سے عن کے ساتھ بھی روایت قابل قبول ہے۔